کیا حساب پر رمضان اور عید کرنا صحیح ہے؟

کچھ حضرات کی رائے ہے کہ آج کل گرین ویچ سے چاند کا حساب بالکل صحیح آتا ہے، اس لئے اگر اس کو بنیاد بنا کر رمضان اور عید کر لیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے

، اس سے ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ حتمی حساب کی وجہ سے پہلے اعلان کر دیا جائے گا کہ فلاں دن رمضان ہے، اور فلاں دن عید ہے، اس سے لوگوں کو دفتروں، اور اسکولوں میں چھٹی لینے میں آسانی ہو گی، اور چاند کی خبر آنے کا انتظار نہیں رہے گا، اور پورا ملک ایک ساتھ رمضان اور عید کر سکے گا، اس لئے یہی بہتر ہے

الجواب

از ثمیر الدین قاسمی، مانچیسٹر، انگلینڈ

نوٹ: اس مضمون سے کسی کی مخالفت مقصود نہیں ہے، بلکہ حدیث اور قرآن کی روشنی میں اصل مسئلہ کی وضاحت مقصود ہے، اس لئے اگر کسی کو اس سے تکلیف ہوئی ہو تو دل سے معاف کر دیں، میں معافی چاہتا ہوں

سب سے پہلے یہ سمجھیں کہ رمضان اور عید صرف تہوار نہیں ہیں کہ کسی نہ کسی طرح منالیں، اور خوش ہو جائیں، بلکہ یہ مکمل عبادت ہے، اور عبادت ہی کے طور پر ادا کریں گے تب فرض کی ادائیگی ہو گی، ورنہ فرض رہ جائے گا، اور آدمی گناہ گار ہو گا

اور رمضان کا روزہ فرض ہے، اس لئے ایک دن بھی آگے پیچھے ہوا تو فرض روزہ رہ جائے گا، اور کل قیامت کے دن اس کا حساب دینا ہو گا، یہی وجہ ہے کہ علماء حضرات اس کی ذمہ داری سمجھتے ہیں، اور شریعت کے مطابق اس کو ادا کرنا چاہتے ہیں، وہ ایسا کرنے میں بالکل مجبور ہے، ورنہ لاکھوں آدمیوں کا گناہ اس کے سر پر رہے گا، انکو کوئی دنیاوی فائدہ نہیں ہے، بلکہ لاکھوں آدمیوں کے گناہ کے ڈر سے وہ شریعت کے مطابق کرنا چاہتے ہیں

شریعت میں حساب کا اعتبار نہیں ہے

آج کا حساب بالکل حتمی آتا ہے، لیکن علماء کے لئے مشکل یہ ہے کہ شریعت میں اس کا اعتبار نہیں ہے بلکہ شریعت میں چاند دیکھنے کا اعتبار ہے، حساب کا اعتبار نہیں ہے

حساب کا اعتبار نہیں ہے اس کے لئے یہ حدیث ہے

1۔حدثنا سعید بن عمر و : أنه سمع ابن عمر رضی الله عنهما عن النبی ﷺ أنه قال : ((انا امة أمیة لا نكتب و لا نحسب ، الشهر هكذا و هكذا)) یعنی مرة تسعة و عشرین و مرة ثلاثین۔(بخاری شریف، باب قول النبی ﷺ لا نكتب ولا نحسب ،ص ۳۰۷،نمبر ۱۹۱۲/ مسلم شریف ، باب وجوب صوم رمضان لرؤیۃ الهلال ،ص ۴۳۹، نمبر ۲۵۱۱)

ترجمہ۔حضور ﷺ سے روایت ہے کہ ہماری امت عمومی طور پر عمی ہے، ہم عمومی طور پر نہ لکھنا جانتے ہیں، اور نہ عمومی طور پر حساب کرنا جانتے ہیں، بس مہینہ اس طرح ہے ایک مرتبہ آپؐ نے انگلیوں کے اشارے سے فرمایا کہ مہینہ انتیس دنوں کا ہوتا ہے اور ایک مرتبہ فرمایا کہ تیس دنوں کا ہوتا ہے

اس حدیث میں ہے کہ حساب کا اعتبار نہیں ہے

حساب پر لیجانے والے ایک منٹ کے حساب پر کرنا چاہتے ہیں

گرین وچ والے تین قسم کا حساب دیتے ہیں

ایک حساب ہے۔۔گرین وچ، نیو من ٹائم new moon time، یہ حساب چاند دیکھنے سے ڈیڑھ دن مقدم ہوتا ہے، اس وقت اس ٹائم پر ترکی وغیرہ کررہے ہیں

دوسرا حساب ہے۔۔ایک منٹ کا چاند، یعنی وجود قمر، اس کا مطلب یہ ہے کہ چاند سورج سے ایک منٹ بعد ڈوبے تو مہینہ شروع کردیں۔اس پر چاند ہر گز نظر نہیں آتا ہے، خود گرین وچ جہاں سے یہ حساب لیتے ہیں وہ اسی خانے میں لکھتے ہیں، کہ اس پر کسی حال میں چاند نظر نہیں آئے گا، اس کے ایک دن بعد چاند پوری دنیا میں نظر آئے گا

یہ حساب سعودی عرب لیتے ہیں، اور اسی پر انہوں نے 1450ھ تک کا کیلنڈر بنایا ہے

اب آپ ہی بتائے کہ جس ٹائم پر چاند ہر گز نہیں آئے گا، اس پر کیسے روزہ شروع کردیا جائے، اور کیسے ایک روزہ جان کر چھوڑ دیا جائے اور عید کرلیں، کیا اس پر ایک فرض روزہ چھوڑنے گناہ نہیں ہوگا۔

تیسرا حساب ہے۔۔چاند نظر آنے کا، اس پر کیلنڈر بنانا بالکل جائز ہے، کیونکہ اس دن لازمی طور پر چاند نظر آئے گا، اور رویت کرکے روزہ شروع کیا جائے گا

لیکن حساب پر اصرار کرنے والے اس تیسرے حساب کو نہیں لیتے ہیں، سعودی عرب کی حمایت میں سعودی عربیہ میں ایک منٹ کا چاند ہو اس حساب پر اصرار کرتے رہتے ہیں

اثبات اور نفی دونوں کے ساتھ حدیث ہوتو وہ نص قطعی ہو جاتا ہے اس کے خلاف کرنا بالکل جائز نہیں ہے

شریعت کا قاعدہ یہ ہے کہ ایک بات اثبات کے ساتھ حکم ہو کہ اس کو کرو، اور نفی کے ساتھ بھی حکم ہو کو اس کے ساتھ بھی حکم ہو کہ اس کے خلاف نہ کرو، تو بات نص قطعی ہو جاتا ہے، اس کے خلاف کرنا بالکل جائز نہیں ہے

چاند دیکھ کر کرنے کی تاکید ان احادیث میں ہیں

2۔اثبات کی حدیث یہ ہے۔ **سمعت أبا هريرة يقول : قال النبى ﷺ ۔ او قال : قال ابو القاسم ﷺ ۔ صوموا لرؤيته و افطروا لرويته فان غبى عليكم فأكملوا عدة شعبان ثلاثين .** (بخاری شریف، باب قول النبی ﷺ اذا رایتم الهلال فصوموا واذا رایتموه فافطروا، ص ۳۰۷، نمبر ۱۹۰۹ر مسلم شریف ، باب وجوب صوم رمضان لرویة الهلال، ص ۴۴۱، نمبر ۱۰۸۱ر ۲۵۱۷)

ترجمہ: حضورؐ نے فرمایا، یا راوی نے فرمایا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا، چاند دیکھ کر روزہ رکھو، اور چاند دیکھ کر افطار کرو، یعنی عید کرو، لیکن اگر چاند نظر نہ آئے تو شعبان کے تیس دن پورے کرو

اس حدیث میں اثبات کے ساتھ رویت کی تاکید کی ہے، اور چاند نظر نہ آنے پر تیس دن پورے کرنے کا حکم فرمایا۔

3۔۔اورنفی کی احادیث کہ چاند دیکھے بغیر روزہ شروع نہ کرو

اس کے لئے حدیث یہ ہے۔ **عن عبد اللہ بن عمران رسول اللہ ﷺ قال الشہر تسع و عشرون لیلۃ فلا تصوموا حتی تروہ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلثین** (بخاری شریف، باب قول النبی ﷺ اذا رایتم الھلال فصوموا واذا رایتموہ فافطروا،ص ۳۰۷،نمبر ۱۹۰۷/ مسلم شریف، باب وجوب صوم رمضان لرویۃ الھلال،ص ۴۴۱،نمبر ۱۰۸۱/۲۵۱۶)

ترجمہ:حضور ؐ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس دنوں کا ہوتا ہے،اس لئے جب تک کہ چاند دیکھ نہ لو روزہ نہ رکھو،اور اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورے کرو

اس حدیث میں نفی کے ساتھ اس کی تاکید کی ہے کہ چاند دیکھے بغیر روزہ شروع نہ کرے،اور اس کی بھی تاکید کی ہے کہ چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورا کرے۔

4۔۔ اس حدیث میں بھی حضور ﷺ نے شدت کے ساتھ روکا ہے کہ چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو،اور نظر نہ آئے تو تیس پوری کرو

۔ **عن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ الشہر تسع و عشرون فلا تصوموا حتی تروہ و لا تفطروا حتی تروہ فان غم علیکم فاقدروا لہ ثلاثین** ۔(ابوداود شریف، باب الشھر یکون تسعا وعشرین،ص ۳۳۸،نمبر ۲۳۲۰/)

ترجمہ:حضور ﷺ نے فرمایا کہ،کبھی مہینہ انتیس کا ہوتا ہے،اس لئے چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو، اور چاند دیکھے بغیر عید مت کرو،اور اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس کا اندازہ کرو،یعنی تیس پوری کرو

اس حدیث میں اثبات اور نفی دونوں کیساتھ تاکید ہے،اور نظر نہ آنے پر تیس دن پورے کرنے کا

حکم ہے۔اس حدیث میں فاقدرولہ ثلاثین کہہ کراس کی بھی وضاحت کردی کہ اندازہ لگانا ہوتو تیس دن کا اندازہ لگائیں، نیومون کا اندازہ لگانا صحیح نہیں ہے۔

اس حدیث میں رویت عامہ کرنے کا اشارہ ہےاوراس کی بھی تاکید ہے کہ چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھو

5۔۔ عن عبد الله بن عمر ؓ أن رسول الله ﷺ قال : ((الشهر تسع و عشرون ليلة فلا تصوموا حتى تروه، فان غم عليكم فأكملوا العدة ثلاثلين))(
بخاری شریف، باب قول النبی ﷺ اذا رأیتم الھلال فصوموا، واذا رأیتموہ فأ فطروا، ص ۳۰۶، نمبر ۱۹۰۷/مسلم شریف، باب وجوب صوم رمضان لرویۃ الھلال، ص ۳۴۷، نمبر ۲۵۱۴)
ترجمہ۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ انتیس کا ہوتو چاند دیکھے بغیر روزہ نہ رکھواور اگر چاند نظر نہ آئے تو تیس دن پورا کرو
،اس حدیث میں ,صوموا، جمع کا صیغہ ہے، جسکا مطلب یہ لیا جا سکتا ہے کہ بہت سے لوگ دیکھیں تب روزہ رکھو ۔اس حدیث کی تاکید سے معلوم ہوتا ہے کہ رویت عامہ ہونی چاہئے، یا کم سے کم سچی گواہی ہو۔

اس قول تابعی میں صراحت کے ساتھ ہے کہ رویت عامہ کریں

6۔۔ قلت لعطاء : أرأيت لو أن رجلا رأى هلال رمضان قبل الناس بليلة أيصوم قبلهم أو يفطر قبلهم ؟ قال لا ، الا ان يراه الناس ، أخشى أن يكون شبه

علیــــہ ۔ (مصنف عبدالرزاق، باب کم یجوز من الشھو د علی رؤیۃ الھلال، ج رابع، ص ۱۳۰، نمبر ۷۳۷۸)

ترجمہ : میں نے حضرت عطاؒ سے کہا کہ لوگوں کے دیکھنے سے پہلے کوئی ایک آدمی چاند دیکھ لے تو کیا وہ روزہ رکھ سکتا ہے، اور کیا وہ عید کر سکتا ہے؟ تو حضرت عطاءؒ نے فرمایا کہ نہیں: جب تک اور لوگ چاند نہ دیکھ لے وہ نہ روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ عید کر سکتا ہے، کیونکہ یہ ممکن ہے کہ اس کو چاند نظر آنے کا شبہ ہو گیا ہو

اس قول تابعی میں ہے کہ ایک آدمی کے دیکھنے میں شبہ ہو سکتا ہے اسلئے دوسرے لوگ بھی دیکھ لیں ۔اس لئے رویت عامہ کی شرط بہت بہتر ہے۔عرب ممالک کی اکثریت رویت عامہ پر عمل نہیں کر رہی ہے جسکی وجہ سے ہمیشہ ایک روز، یا دو روز مقدم رویت کا اعلان کر دیتی ہے۔

اس آیت میں ہے کہ وقت پر ہی نماز پڑھی جائے گی ، اس پر قیاس کرتے ہوئے وقت پر ہی رمضان، اور عید شروع کی جائے گی ،اس سے پہلے جائز نہیں ہوگی

آیت یہ ہے

7 ۔۔ ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتا. (آیت ۱۰۳، سورۃ النساء ۴)

ترجمہ : بیشک نماز مسلمانوں کے ذمے ایک ایسا فریضہ ہے جو وقت کا پابند ہے

اس آیت میں ہے کہ نماز وقت کے ساتھ متعین ہے، اسی طرح روزہ بھی وقت کے ساتھ متعین ہے، اس لئے رمضان کے وقت آنے سے پہلے اس کو ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

اس آیت میں بھی اس کا اشارہ ہے کہ رمضان کا مہینہ شروع ہو تب ہی روزہ رکھا جائے ، اور

اس سے پہلے روزہ رکھنا جائز نہیں ہوگا

8۔۔شهر رمضان الذى انزل فيه القرآن هدى للناس و بينات من الهدى و الفرقان فمن شهد منكم الشهر فليصمه ۔(آیت۱۸۵،سورۃ البقرۃ۲)

ترجمہ :رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے جو لوگوں کے لئے سراپا ھدایہ ہے اور ایسی روشن نشانیوں کا حامل ہے جو صحیح راستہ دکھاتی اور حق اور باطل کے درمیان دوٹوک فیصلہ کر دیتی ہے،اس لئے تم میں سے جو شخص بھی یہ مہینہ پائے وہ اس میں ضرور روزہ رکھے۔

اس آیت میں ہے کہ رمضان کے مہینے میں روزہ رکھو اور نظروں سے چاند دیکھے بغیر ابھی تک رمضان شروع نہیں ہوا ہے تو روزہ رکھنا جائز نہیں ہوگا۔

نوٹ۔۔ان تمام دلائل سے ثابت ہوا کہ ایک منٹ کے چاند کے حساب کا بالکل اعتبار نہیں ہے، اور چاند دیکھے بغیر روزہ شروع کرنے سے ایک دن پہلے روزہ شروع ہوگا،اور چاند دیکھے بغیر عید کر لیا تو ایک فرض روزہ چھوٹ جائے گا

اور کوئی حکومت ایسا کرتی ہے،تو اس کا ذمہ دار وہ ہے

واللہ اعلم بالصواب

ثمیر الدین قاسمی،مانچیسٹر

۱/۷/ ۲۰۱۹ء